پروفیسر حافظ عبدالستار

آغازِ اعتکاف پر ایک فتویٰ

اختر علی توحیدی صاحب ۔ سائنس ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول، فورٹ عباس، نے "مرکز ابن القاسم الاسلامی" کے کسی مفتی صاحب سے ایک سوال پوچھا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والا، اپنے "معتکف" میں، بیس رمضان کی فجر کی نماز کے بعد داخل ہو یا اکیس رمضان کی فجر کی نماز کے بعد؟ ...... جس کا جواب جناب مفتی صاحب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی دو حدیثوں سے استدلال کرتے ہوئے دیا ہے، جن میں سے ایک تو واقعی متفق علیہ ہے، جب کہ دوسری حدیث "ابوداؤدؒ اور ابن ماجہؒ" نے روایت کی ہے، جسے مفتی صاحب نے زبردستی (بخاری ومسلم) کی روایت قرار دے دیا ہے، اگرچہ یہ حدیث بھی سند کے لحاظ سے صحیح ہی ہے ۔ دونوں احادیث درج ذیل ہیں :

(۱) عن عائشۃ رضہ قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفّاہ اللّٰہ عز وجل ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: "کہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنی وفات تک رمضان شریف کے آخری عشروں میں اعتکاف کرتے رہے ۔

(۲) وعنہا قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا ارادان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہٗ الخ (ابوداود وابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بھی اعتکاف کرنے کی نیت (ارادہ) کرتے (تو اس کا آغاز صبح کی نماز کے بعد کرتے) یعنی صبح کی نماز پڑھ لیتے پھر اپنے "معتکف" میں داخل ہو جاتے تھے ۔

مفتی صاحب نے احادیث کی صرف عربی عبارت ہی لکھی تھی جب کہ میں نے ان کا بامحاورہ اردو

ترجمہ بھی کر دیا ہے تاکہ قارئین کرام اپنے عقل وفہم سے بھی فیصلہ کر سکیں !!
وہ لکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا احادیث سے بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے تھے، اور ظاہر ہے کہ آخری عشرہ کی پہلی شب بیس رمضان غروب آفتاب کے بعد شروع ہو جاتی ہے، لیکن آپ اپنے "معتکف" یعنی مقام اعتکاف میں نماز فجر پڑھنے کے بعد داخل ہوتے تھے یعنی اکیس رمضان کی شب آپؐ مسجد میں ہی گزارتے تھے، لیکن اکیس کی نماز فجر پڑھ کر مقام اعتکاف میں داخل ہوتے . . . .
لہٰذا اس مسئلہ میں نزاع کرنا ہماری نظر میں قلت فہم اور عدم تدبر کا نتیجہ ہے (واللہ اعلم بالصواب)

فتوے کی تنقیح :

قارئین کرام جن احادیث سے مفتی صاحب نے استدلال کیا ہے، ان کے الفاظ اور ترجمہ آپ کے سامنے ہے، اسے نظر میں رکھیں، اور کثرت فہم اور بھرپور تدبر سے ذرا تجزیہ کریں کہ حضرت عائشہ رضؓ کی دونوں روایات سے ایک بات تو یہ نکلتی ہے کہ آپؐ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور دوسری بات یہ نکلتی ہے کہ آپؐ اعتکاف کا آغاز صبح کی نماز پڑھ کے کیا کرتے تھے، اکیس یا بیس کی صبح کے تعین کا کوئی واضح ذکر نہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مفتی صاحب نے تیسری بات کہاں سے نکالی؟
. . . . "کہ آپؐ اکیسویں رات مسجد میں بسر کرتے، اور اکیسویں کی صبح کو اپنے "معتکف" میں داخل ہوتے تھے"

تطبیق کی بہترین صورت :

مولانا عبدالسلام بستوی صاحب نے اپنے مشہور "اسلامی خطبات" میں اعتکاف کے باب میں، ان احادیث کی بڑی معقول تطبیق پیش کی ہے۔ . . . . جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "معتکف" بیس رمضان کی فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کا آغاز کرے تاکہ اکیس کی رات "معتکف" میں آئے کیوں کہ اعتکاف "لیلۃ القدر" کی تلاش کا ایک ذریعہ بھی ہے، جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "لیلۃ القدر" کی تلاش میں دو عشرے اعتکاف کیا نہ ملی تو پھر آپؐ نے تیسرے اور آخری عشرے کے اعتکاف کا تسلسل بھی جاری رکھا حتیٰ کہ جو صحابہؓ آپ کے ساتھ اعتکاف کر رہے تھے، ان میں سے بعض بیسویں کی صبح اپنا بستر بوریا اٹھا کر گھر بھی پہنچا چکے تھے، تب آپؐ نے اعلان فرمایا: کہ جو میرے ساتھ اعتکاف کر رہا ہے

وہ اپنے اعتکاف کو جاری رکھے ...... یہ بیسویں رمضان تھی، اور صحابہؓ نے پھر سے آخری عشرے کا آغاز کر دیا (بخاری)

...... ذرا غور فرمائیں اگر آخری عشرے کا اعتکاف اکیسویں رات بعد از غروب آفتاب شروع ہوتا ہے تو آپؐ نے بیسویں کے دن کا اعتکاف، صحابہ رضؓ سے کیوں کروایا؟ ...... آپؐ انھیں اکیسویں رات کو ہی بلا لیتے! اور کہہ دیتے کہ تم نے "معتکف" تو توڑ چھوڑ دیا ہے، اب رات مسجد میں گزارو، اور کل صبح یعنی اکیسویں کی صبح کی نماز کے بعد، دوبارہ "معتکف" میں داخل ہو جانا تاکہ تمہارا آخری عشرے کا اعتکاف بھی پورا ہو جائے !!!

بیسویں رمضان کے دن کے اعتکاف کا فلسفہ:

اسلام دینِ فطرت ہے، اور انسانی طبائع اور کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر قسم کے احکام صادر فرماتا ہے۔ ...... ہر شخص جانتا ہے کہ پوری رات عبادت کر کے "لیلۃ القدر" کی تلاش کرنا تبھی ممکن ہے، کہ جب کوئی آدمی اس کے لیے ذہنی اور جسمانی طور پر "فٹ" ہو، کوئی آدمی دن بھر کام کرتے کرتے رات کو اعتکاف کا آغاز کرے تو وہ شب بیداری کے لوازمات ادا نہیں کر سکتا، یہی وجہ ہے کہ اسلام کے دیگر "یُسرٰی" اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے علماء کرام نے مذکورہ دونوں احادیث کو یوں تطبیق دی ہے، کہ اعتکاف کرنے والا، بیس رمضان کی فجر کی نماز پڑھ کر اپنے "معتکف" میں داخل ہو کر اپنے اعتکاف کا آغاز کر دے، پورا دن کچھ آرام کرے تاکہ وہ آنے والی اکیسویں رات کی عبادت کے لیے ذہنی اور جسمانی طور پر پوری طرح تیار ہو جائے، اور "لیلۃ القدر" کی تلاش میں اکیسویں رات کی عبادت نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر سکے ...... ایسا کرنے سے دوسری حدیث پر بھی پورا پورا عمل ہو جائے گا۔

اور پہلی حدیث کے سلسلے میں صرف بارہ گھنٹوں کا آخری عشرے میں اضافہ تو ہوگا مگر دونوں حدیثوں کی بہترین تطبیق ہو جائے گی۔ اور "نظریہ ضرورت" کے تحت اس "اضافے" کا کوئی مضائقہ بھی نہیں ..... جب کہ دوسری صورت میں اگر اکیس رمضان کی رات "معتکف" سے باہر گزاری اور اعتکاف کے ارادے سے اکیس کی صبح نماز کے بعد اس میں داخل ہوا تو آخری عشرے سے اکیسویں رات خارج ہو جائے گی جو ایک "نقص" بھی ہے اور "حکمتِ اسلامیہ" کے بھی سراسر منافی .... لہٰذا اصول یہ ہے کہ جب بھی "اضافہ" اور "نقص" کا ٹکراؤ ہو تو "اضافہ" کو ہی اپنایا جاتا ہے، کیونکہ احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے۔ .... ثابت ہوا کہ بیسویں رمضان کی صبح کی نماز کے بعد، اعتکاف کا آغاز کر دینا ہر لحاظ سے بہتر اور افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ❊